37643-روزے میں نیت کے الفاظ ادا کرنا بدعت ہے

سوال

برصغیر پاک وھند میں روزے کی نیت اس طرح کی جاتی ہے :
اے اللہ میں تیرے لیے یقینی روزے کی نیت کرتا ہوں میرے اگلے پچھلے گناہ معاف فرمادے ۔
اوریہ بھی کہا جاتا ہے : وبصوم غد نویت شھر رمضان ۔ میں رمضان کے کل کے روزے کی نیت کرتا ہوں ۔
مجھے اس کے معنی ومراد کا علم نہیں ، لیکن کیا یہ نیت کرنی صحیح ہے ، اوراگر ایسا کرنا صحیح ہے توآپ سے گزارش ہے کہ اس کے معنی کی وضاحت کریں یا پھر قرآن وسنت میں سے صحیح نیت بتائیں ؟

پسندیدہ جواب

کوئی بھی عبادت چاہے وہ روزہ ہویا پھر نماز نیت کے بغیر صحیح نہیں کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے ، اور ہر شخص کے لیے وہی ہے جو وہ نیت کرتا ہے ۔ ۔ ۔) صحیح بخاری حدیث نمبر (1) صحیح مسلم حدیث نمبر (1907) ۔

فرضی روزے کے لیے شرط ہے کہ اس کی نیت رات کو طلوع فجر سے قبل کرلی جائے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(جوشخص طلوع فجر سے قبل روزے کا ارادہ نہ کرے اس کا روزہ نہیں) سنن ترمذی حدیث نمبر (730)

نسائی کے الفاظ یہ ہیں :

(جوروزے کی نیت رات کو نہیں کرتا اس کا روزہ نہیں ہے)

سنن نسائی حدیث نمبر (2334) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح الجامع (583) میں اسے صحیح قرار دیا ہے ۔

حدیث کا معنی یہ ہے کہ جورات کوروزہ رکھنے کا ارادہ اور نیت نہ کرے اس کا روزہ نہیں ہے ۔

اور نیت کا تعلق دل ہے جوکہ ایک قلبی عمل ہے اس کا زبان سے کوئی تعلق نہیں اس لیے مسلمان کو دل سے ارادہ کرنا چاہیے کہ وہ کل روزہ رکھے گا ، اس کے لیے مشروع نہیں کہ وہ زبان سے یہ کہتا رہے میں روزے کی نیت کرتا ہوں یا میں حقیقتا تیرے لیے روزہ رکھ رہا ہوں ، یا اس طرح کے دوسرے الفاظ جو آج کل لوگوں نے ایجاد کررکھے ہیں وہ سب بدعت میں شمار ہوتے ہیں ۔

صحیح نیت یہی ہے کہ انسان دل سے ارادہ کرے کہ وہ صبح روزہ رکھے گا ، اسی لیے شیخ جب شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی سے سوال کیا گیا توان کا جواب تھا :

جس کے دل میں یہ بات آگئی کہ وہ صبح روزہ رکھے گا اس کی نیت ہوگئی اھـ۔

دیکھیں الاختیارات صفحہ نمبر(191)۔

لجنہ دائمۃ (مستقل فتوی کمیٹی) سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا؟

انسان کو رمضان میں روزے کی نیت کس طرح کرنی چاہیے؟

تو لجنۃ کا جواب تھا :

روزہ رکھنے کے عزم سے نیت ہوجائے گی، اور رمضان میں ہر رات کو روزے کی نیت کرنا ضروری ہے۔ اھ

دیکھیں فتاوی اللجنۃ الدائمۃ (246/10)۔

واللہ اعلم.